

زیارتِ مدینہ منورہ

احکام و آداب

www.KitaboSunnat.com

تالیف

ساحۃ الشیخ العلامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ

(سابق صدر کبار العلماء بورڈ و مفطی اعظم سعودی عرب)

ترجمہ

ابوعدنان محمد منیر قمر

(ترجمان سپریم کورٹ، الخبر، سعودی عرب)

ناشرین

مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ (سیالکوٹ و لاہور) پاکستان

توحید پبلیکیشنز (جدید) بنگلور انڈیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی رومہ

معدنہ البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 library@mohaddis.com

اشاعت کے دائمی حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب :	زیارتِ مدینہ منورہ۔ احکام و آداب
تالیف:	ساحتہ الشیخ العلامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ
ترجمہ :	ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
کمپوزنگ :	اعجاز احمد + شاہد ستار
طبع اول :	اپریل ۲۰۰۲ء

ہندوستان میں ملنے کے پتے

☆ توحید پبلیکیشنز، ایس۔ آر۔ کے۔ گارڈن

بنگلور۔ فون۔ ۶۶۵۰۶۱۸

☆ چارمینار بک سٹور

چارمینار روڈ، شیواجینگر، بنگلور۔ ۱

ناشرین

توحید پبلیکیشنز (جدید) بنگلور۔ انڈیا

مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ (سیالکوٹ و لاہور) پاکستان



فہرست مضامین

صفحہ	شمار مضامین	صفحہ شمار مضامین	شمار مضامین
20	۱۸	قبر شریف کی طرف منہ کر کے دعاء کرنا	۱ عرض مترجم
22	۱۹	ہاتھ باندھ کر سلام کرنا	۲ زیارتِ مدینہ منورہ - احکام و آداب
22	۲۰	استقبالِ قبر شریف	۳ مسجدِ نبوی کی فضیلت
23	۲۱	ایک اہم تنبیہ	۴ مسجدِ نبوی کی زیارت کے آداب
23	۲۲	زیارتِ قبر شریف کی شرعی حیثیت	۵ دایاں پاؤں
24	۲۳	زیارتِ قبور کے لئے شد رحال	۶ دعاء
25	۲۴	ضعیف روایات	۷ تحیۃ المسجدِ سلام
26	۲۵	چند محققین و محدثین کے آراء و اقوال	۸ درود و سلام
27	۲۶	لمحہ فکریہ	۹ عورتوں کے لئے حکم
27	۲۷	زیارتِ مسجدِ قباء اور اسکے آداب	۱۰ زیارتِ مدینہ کس نیت سے
28	۲۸	قبورِ یقوع، قبورِ شہداء اور	۱۱ صفِ اول کا احتتام
		قبرِ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت	
29	۲۹	دعائے زیارتِ قبور	۱۲ صفوں کی دائیں جانب کی فضیلت
29	۳۰	شرعی زیارتِ قبور اور اسکے شرعی مقاصد	۱۳ درود یوار اور جالیوں کو چھونا و چومنا
30	۳۱	زیارتِ بدعیہ و شریکہ	۱۴ نبی ﷺ سے حاجت روائی و مشکل کشائی
			کا سوال کرنا
30	۳۲	مقاصد بدعیہ	۱۵ نبی ﷺ سے طلبِ شفاعت
30	۳۳	مقاصد شریکہ	۱۶ نبی ﷺ کی وفات اور برزخی زندگی
	۳۴	۱۹ قبر رسول ﷺ کے پاس آواز کو پست رکھنا	۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض مترجم

﴿ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ﴿

اَمَّا بَعْدُ:

قارئین کرام: السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ

سماعۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کسی تعارف کے محتاج نہیں، وہ عالمی شہرت کے مالک اور ہر دلعزیز شخص تھے۔ انھوں نے درجنوں کتابیں تالیف فرمائیں، جن میں سے بعض کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔

ان کی ایک مختصر مگر جامع و مانع کتاب ”التحقیق والیضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرة والزیارة“ ہے جسکا موضوع اپنے نام سے ہی ظاہر ہے۔

اس کتاب کی آخری فصل ”زیارتِ مدینہ منورہ کے احکام و آداب“ پر مشتمل ہے۔ جسے ہم کتاب سے الگ ایک مستقل کتابچے کی شکل میں رہے ہیں، جسکے اردو ترجمہ کا شرف بھی راقم

آثم کو حاصل ہوا ہے۔

رسالے کا علمی و تحقیقی مواد اسکے مؤلف کی طرح ہی بڑا مدلل و ثقہ ہے اور اصل کتاب کے ساتھ کئی لوگوں کے ترجمے سے چھپ چکا ہے۔

راقم نے ترجمہ و تفہیم کے علاوہ جا بجا مختلف عنوانات یا سرخیاں لگا دی ہیں، جنکی اہمیت کو باذوق قارئین بخوبی سمجھتے ہیں۔ اگر کہیں کسی تشریحی جملے کا اضافہ کرنا ضروری معلوم ہوا تو اسے توسین (-) کے مابین لکھا ہے، تاکہ مؤلف رحمہ اللہ کی تحریر سے الگ رہے۔

اور ایک جگہ مؤلف رحمہ اللہ نے بعض احادیث کی طرف اشارہ فرمایا تھا، انھیں دوہری توسین ((-)) کے مابین لکھ کر اسکا ترجمہ و تخریج ذکر کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مؤلف و مترجم کے لئے اسے دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کا ذریعہ بنائے، دعوت و تعلیم میں مصروف اسکے ناشر ادارے کو توفیق مزید سے نوازے اور اسکے کارکنان کی مساعیٰ جمیلہ کو قبول فرمائے اور قارئین کے لئے اسے ذریعہ ہدایت بنائے۔ اور تمام معاونین و دوست و احباب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعودی عرب

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر - 31952

۱۹ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ

وداعیہ متعاون، مراکز دعوت و ارشاد

۲۸ نومبر ۲۰۰۱ء

الخبر، الدمام، الظہران

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زیارتِ مدینہ منورہ

احکام و آداب

مسجد نبوی کی فضیلت

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، اَمَّا بَعْدُ:

حج سے پہلے یا بعد، مسجد نبوی کی زیارت کرنا مسنون ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هَذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاہِ اِلَّا الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ﴾ (صحیح بخاری و مسلم)

”میری مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد کی ایک ہزار نماز سے بہتر ہے، سوائے مسجد حرام

(مکہ مکرمہ) کی نماز کے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هَذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاہِ اِلَّا الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ﴾ (صحیح مسلم)

”میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری عام مساجد کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے، سوائے مسجد

حرام (مکہ مکرمہ) کی نماز کے۔“

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ارشاد رسالت مآب ﷺ ہے:

﴿صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ
مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ إِلَّا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَصَلَاةٌ فِي
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ
صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِي هَذَا﴾

”میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا، دوسری
عام مساجد سے ہزار گناہ افضل ہے سوائے
مسجد حرام کے، اور مسجد حرام میں ایک نماز
پڑھنا میری اس مسجد کی ایک سو نمازوں سے
افضل ہے۔“

(مسند احمد، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ
مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ إِلَّا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَصَلَاةٌ فِي
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ
أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ﴾

”میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری
عام مساجد کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے
سوائے مسجد حرام کی نماز کے، اور مسجد حرام
میں ایک نماز پڑھنا دوسری عام مساجد میں
ایک لاکھ نمازوں سے بھی زیادہ افضل ہے
اس معنی اور مفہوم کی دیگر احادیث بھی کثرت
سے ہیں۔“

(مسند احمد، سنن ابن ماجہ)

اس معنی و مفہوم کی دیگر احادیث بھی بکثرت ہیں۔

مسجدِ نبوی کی زیارت کے آداب

۱۔ دایاں پاؤں : زائرین مدینہ منورہ میں سے جب کوئی شخص مسجدِ نبوی تک پہنچے تو اسکے لئے مستحب یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کے لئے پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے۔

۲۔ دعاء : مسجد کے اندر داخل ہوتے وقت یہ دعاء کرے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطٰنِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ﴾ (صحیح مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

”اللہ کے نام سے، درود و سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر، میں عظمت والے اللہ، اسکے رب کریم اور سلطانِ قدیم کی پناہ مانگتا ہوں، شیطان مردود سے۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔“

یہ دعاء مسجدِ نبوی میں اور دیگر مساجد میں داخل ہونے کے لئے مشترک ہے۔ مسجدِ نبوی میں داخل ہونے کی کوئی مخصوص دعاء نہیں ہے۔

۳۔ تحیۃ المسجد: مسجد میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا کام یہ کریں کہ دو رکعتیں (تحیۃ

المسجد) پڑھیں اور ان میں دنیا و آخرت کی بھلائوں میں سے جو جی میں آئے، اللہ سے دعاؤں میں مانگیں۔

۴۔ ریاض الجنۃ: اگر ممکن ہو تو یہ دو رکعتیں روضہ شریفہ (ریاض الجنۃ) میں ادا کریں،

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّن رِّيَاضِ الْجَنَّةِ﴾

”میرے گھر اور میرے منبر کا درمیان والا قطعہ، جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔“

۵۔ درود و سلام: تحیۃ المسجد کی ان دو رکعتوں سے فارغ ہو کر نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور

آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبروں کی زیارت کریں۔

i۔ پہلے نبی اکرم ﷺ کی قبر اقدس کے سامنے پورے ادب و احترام اور مکمل خاموشی کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔

ii۔ اب ان الفاظ میں آپ ﷺ کو سلام عرض کریں:

﴿السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ﴾

”اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں۔“

کیونکہ سنن ابی داؤد میں حسن درجے کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

﴿مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّىٰ أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ﴾

(ابوداؤد - سند حسن)

”کوئی بھی شخص، جب مجھے سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھے لوٹا دیتا ہے، تاکہ میں اسکے

سلام کا جواب دے سکوں۔“

iii۔ زائرین میں سے اگر کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کو سلام کہتے ہوئے یہ الفاظ بھی کہتا

ہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ سب بھی آپ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ ہی ہیں:

﴿السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَهُ مِنْ خَلْفِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامَ الْمُتَّقِينَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ﴾

” اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے تبلیغ رسالت کا حق ادا کر دیا ہے، اس امانتِ عظمیٰ کی ادائیگی سے سبکدوش ہوئے ہیں، اپنی امت کی نصیحت و خیر خواہی کی ہے اور اللہ کے لئے جہاد کرنے کا حق ادا کر دیا ہے۔“

iv. آپ ﷺ پر درود بھی پڑھیں، اور سلام بھی کہیں، اور آپ ﷺ کے لئے دعاء بھی کریں کیونکہ شریعت میں یہ طے ہے کہ نبی ﷺ کے لئے درود اور سلام ہر دو کو ہی اکٹھے پڑھنا مشروع ہے، تاکہ اس ارشادِ الہی پر عمل ہو جائے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب: ۵۶)

”اے ایمان والو! آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھو۔“

v. پھر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو سلام کہیں، انکے لئے اللہ کی رضا و خوشنودی کی، اور دیگر دعائیں کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں کو سلام کرتے تو صرف اتنا کہا کرتے تھے:

﴿السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ﴾ (موطا امام مالک مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف سنن کبریٰ بیہقی، فضل الصلاۃ علی النبی اسماعیل قاضی)۔

” اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلامتی ہو، اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) آپ پر سلامتی ہو،

اے ابا جان (رضی اللہ عنہ) آپ پر سلامتی ہو۔ تینوں کو سلام کہتے اور چل دیتے۔“

۶۔ عورتوں کیلئے حکم: یہ زیارتِ قبر رسول ﷺ اور مقابر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما خاص طور پر

صرف مردوں کے لئے مشروع و جائز ہے۔ جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو انکے زیارتِ قبور

میں کہیں بھی کوئی حصہ نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

﴿إِنَّهُ لَعْنَةُ رُؤَاةِ الْقُبُورِ مِنَ النَّسَاءِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالشُّرُجَ﴾

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد، حاکم، طبرانی کبیر، بیہقی، طیالسی، وانظر ارواء الغلیل ۲۱۱/۳-۲۱۳،

۲۳۲-۲۳۳، الضعیفہ ۲۵۸-۲۶۰)

”قبروں کی زیارتیں کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مساجد بنانے اور ان پر چراغ جلانے

والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔“

۷۔ زیارتِ مدینہ کس نیت سے؟: مسجدِ نبوی میں نماز اور دعاء کی نیت سے مدینہ منورہ جانے

کا قصد کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ امور تو عام مساجد میں بھی مشروع ہیں۔ اور ان کے لئے سب

(مرد و زن) کو مسجدِ نبوی کی زیارت کی اجازت ہے، جیسا کہ مذکورۃ الصدراحدیث سے پتہ چل

رہا ہے۔

۸۔ زائرین کے لئے مسنون: زائرین کے لئے مسنون ہے کہ وہ مسجدِ نبوی میں نمازِ پنجگانہ ادا

کریں، ان کے علاوہ وہاں بکثرت نوافل پڑھیں اور ذکر و دعاء کریں، کیونکہ وہاں پڑھی گئی

نمازوں کے عظیم اجر و ثواب کو غنیمت سمجھتے ہوئے پالینے کا یہی طریقہ ہے۔

۹۔ مستحب ہے: ان کے لئے مستحب ہے کہ بکثرت نوافل ”روضہ شریفہ“ (روضۃ الحجۃ) میں

ادا کئے جائیں، کیونکہ اسکی فضیلت کے بارے میں ایک صحیح حدیث ذکر کی جا چکی ہے، جس میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنبَرِي رَوْضَةٌ مِّن رِّيَاضِ الْجَنَّةِ﴾

”میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی قطعہ، جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔“

۱۰۔ صفِ اول کا اہتمام: فرائض کی ادائیگی کے وقت زائرین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے کوشش کر کے آگے بڑھیں اور نمازیں صفِ اول میں ادا کرنے کی کوشش کریں، اگرچہ وہ قبلہ کی جانب کئے گئے اضافی حصہ میں ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ متعدد صحیح احادیث میں نبی اکرم ﷺ نے صفِ اول میں نماز پڑھنے کی سخت تاکید کی اور ترغیب دلائی ہے، جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے:

﴿لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا﴾ (متفق علیہ)

”اگر لوگوں کو آذان کہنے اور صفِ اول میں نماز پڑھنے کے اجر و ثواب کا پتہ چل جائے تو وہ یہ کام کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، اگرچہ انہیں ان کے لئے قرعہ اندازی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔“ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿تَقَدَّمُوا فَاتَّمُوا بِيْ وَلِيَاتِمَّ بِكُمْ مِّنْ بَعْدِكُمْ، وَلَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يُؤَخَّرَهُ، اللَّهُ﴾ (صحیح مسلم)

”آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو، اور جو پیچھے والے ہیں، وہ تمہاری اقتداء کریں۔ آدمی آہستہ آہستہ نماز (صفِ اول) سے پیچھے ہٹتا چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ اللہ اسے پیچھے ہی ہٹا دیتا ہے۔“

اسی طرح ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن درجے کی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا:

﴿لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّفِّ الْمَقْدَمِ حَتَّى يُؤَخَّرَهُ فِي النَّارِ﴾
(ابوداؤد - بسند حسن)

” آدمی آہستہ آہستہ آگے کی صف سے پیچھے ہٹتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ اللہ اسے مؤخر کر کے جہنم میں ڈال دیتا ہے۔“

ایسے ہی آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو فرمایا:

﴿أَلَا تَصْفُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟﴾

” تم اسی طرح صف کیوں نہیں باندھتے، جیسے کہ فرشتے اللہ کے پاس باندھتے ہیں؟“

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ!

﴿وَكَيْفَ تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟﴾

” فرشتے اللہ کے پاس کیسے صف بناتے ہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَاصُونَ فِي الصَّفِّ﴾ (صحیح مسلم)

” وہ پہلے اگلی صفیں پوری کرتے ہیں، اور صفوں میں باہم خوب جڑ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“

اس معنی و مفہوم کی دیگر احادیث بھی بکثرت ہیں۔ اور یہ احادیث اضافے سے قبل اور اضافے

کے بعد کی مسجد نبوی اور دیگر مساجد سب کے لئے عام ہیں۔

۱۱۔ صفوں کی دائیں جانب کی فضیلت: یہ بات بھی صحیح احادیث میں ثابت ہے کہ نبی

اکرم ﷺ کا اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو صفوں کی دائیں جانب کھڑے ہونے کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ابوداؤد وابن ماجہ میں ارشادِ نبوی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ﴾

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے (امام کی) دائیں جانب کی صفوں پر سلامتی بھیجتے ہیں۔“

(ابوداؤد مع العون ۳۲۲:۲، فتح الباری ۲: ۲۱۳، نیل الاوطار ۳: ۱۸۹)

اور حضرت برآء رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد ونسائی میں مروی ہے:

﴿كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ﴾ (حوالہ جات سابقہ)

”ہم جب نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو یہ پسند کرتے کہ آپ ﷺ کی دائیں جانب

کھڑے ہوں۔“

اور یہ بات معلوم و معروف ہے کہ صف کی دائیں جانب، نبی ﷺ کی پرانی مسجد میں بھی روضۃ

الجنت سے باہر ہی تھی۔ اس سے اس بات کا بھی پتہ چل گیا کہ صف اول اور صفوں کی دائیں

جانب کھڑے ہونے کی کوشش کرنا، روضۃ الجنت میں کھڑے ہونے کے اہتمام سے بھی اولیٰ ہے

اور ان دونوں جگہوں پر فرض نماز ادا کرنے کی پابندی کرنا، روضۃ شریفہ میں نماز ادا کرنے کی

پابندی سے بہتر ہے۔ اور اس موضوع سے متعلقہ احادیث پر غور و فکر کرنے والے شخص کے لئے

یہ بات بین و واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھے اور عمل کرنے کی توفیق سے نوازے۔ (آمین)

۱۲۔ درود یوار اور جالیوں کو چھونا و چومنا: کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ حجرہ مبارکہ

(درود یوار یا جالیوں) کو چھوئے یا چومے یا حجرہ شریفہ کا طواف کرے کیونکہ سلف صالحین

امت سے ایسی کوئی چیز منقول نہیں ہے۔ بلکہ یہ افعال بدترین بدعات ہیں۔

۱۳۔ نبی ﷺ سے حاجت روائی کا سوال کرنا : کسی کے لئے یہ بھی جائز و انہیں، کہ

وہ نبی اکرم ﷺ سے کسی حاجت روائی، مشکل کشائی اور بیماری سے شفاء وغیرہ کا سوال کرے، کیونکہ ان سب کا سوال صرف اللہ تعالیٰ سے ہی کیا جاسکتا ہے۔ فوت شدگان سے ان باتوں کا سوال یا مطالبہ کرنا غیر اللہ کی عبادت اور اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ جبکہ دین اسلام کی بنیاد و اصولوں پر قائم ہے:

i- اللہ وحدہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

ii- کسی ایسے طریقہ سے عبادت نہ کی جائے جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ

نے تعلیم نہیں فرمایا۔

یہی معنی ہے اس شہادت کا کہ: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

۱۴۔ نبی ﷺ سے طلب شفاعت ؟ : اسی طرح یہ بھی کسی کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ

اب وہ نبی ﷺ سے شفاعت و سفارش کا مطالبہ کرے، کیونکہ شفاعت و سفارش اللہ کی ملکیت ہے، اور اس کا مطالبہ صرف اسی سے کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ ارشاد الہی ہے:

﴿قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا﴾ (الزمر ۴۴)

” (اے نبی) کہہ دیجئے کہ شفاعت سب اللہ ہی کیلئے ہے۔“

لہذا نبی ﷺ سے شفاعت کا مطالبہ کرنے کی بجائے اس کا مطالبہ اللہ سے کرنا چاہئے، اور یوں دعائیں کرنا چاہئے:

﴿اللَّهُمَّ شَفِّعْ فِي نَبِيِّكَ ، اللَّهُمَّ شَفِّعْ فِي مَلَائِكَتِكَ وَ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ ،
اللَّهُمَّ شَفِّعْ فِي أَقْرَابِي﴾

”اے اللہ! میرے لئے اپنے نبی کو سفارشی بنا دے، اے اللہ! میرے لئے اپنے فرشتوں کو اور اپنے مومن بندوں کو سفارشی بنا دے، اے اللہ! میرے لئے میرے کمسنی میں فوت ہونے والے بچوں کو سفارشی بنا دے۔“

اور اسی طرح کی دیگر دعائیں کریں، مگر صرف اللہ سے۔

البتہ فوت شدگان سے کسی چیز کا مطالبہ و سوال نہیں کرنا چاہیے، نہ شفاعت و سفارش کا، اور نہ ہی کسی دوسری چیز کا۔ وہ فوت شدگان انبیاء ہوں یا غیر انبیاء، کیونکہ اول تو یہ جائز ہی نہیں، دوسرے یہ کہ فوت شدہ لوگوں کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، سوائے ان اعمال کے، جن کا شارع علیہ السلام نے استثناء فرمایا ہے۔ چنانچہ ان اعمال کے بارے میں صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ﴾ (صحیح مسلم)

”جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اسکے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے: صدقہ جاریہ، یا نفع بخش علم یا نیک اولاد جو اسکے لئے دعائیں کرے۔“

ہاں: نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ سے شفاعت و سفارش کا مطالبہ جائز تھا۔ اور قیامت کے دن بھی یہ جائز ہوگا، کیونکہ دنیوی و اخروی زندگی میں یہ چیز آپ ﷺ کی استطاعت میں تھی اور ہوگی۔ قیامت کے دن آپ ﷺ آگے بڑھ کر، اللہ سے، مطالبہ کرنے والوں کی سفارش کر سکیں گے، اور دنیا میں بھی آپ ﷺ کو یہ استطاعت حاصل رہی، جیسا کہ معروف و معلوم بات ہے۔ اور زندگی میں کسی کی شفاعت و سفارش کرنا، کوئی آپ ﷺ کا

خاصہ بھی نہیں ہے بلکہ یہ آپ ﷺ کے لئے اور دوسرے لوگوں کے لئے عام ہے۔ کسی بھی مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے کہے کہ ”میرے رب کے پاس فلاں فلاں معاملہ میں میری سفارش کر دیں“۔

اور یہ شفاعت و سفارش دوسرے معنوں میں یہ کہنا ہے کہ ”میرے لئے اللہ سے دعاء کریں“ اور جس سے زندگی میں ایسا مطالبہ کیا جائے، اس کے لئے جائز ہے کہ اللہ سے اسکے لئے دعاء کرے۔ بشرطیکہ اسکی سفارش کسی ایسی چیز کے بارے میں ہو، جبکہ طلب کرنا اللہ نے مباح و روا قرار دیا ہوا ہو۔ تاہم قیامت کے دن کوئی کسی کی اسوقت تک سفارش نہ کر سکے گا، جب تک کہ اسے اللہ کی طرف سے اجازت نہ ملے گی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ (البقرہ: ۲۵۵)

”کون ہے، جو اسکے پاس سفارش کرے، سوائے اسکی اجازت کے۔“

موت کی حالت ایک خاص حالت ہے۔ اسے کسی بھی حالت میں انسان کی موت سے پہلے کے اسکے حالات سے نہیں ملایا جاسکتا، اور نہ ہی اسے مرنے کے بعد قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد والے حالات سے ملایا جاسکتا ہے، کیونکہ موت کے ساتھ ہی مرنے والے کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، اور مرنے والا اپنے اعمال کا گردی ہو کر رہ جاتا ہے۔ سوائے ان چند شکلوں کے، جن کا استثناء خود شارع علیہ السلام نے کیا ہے۔ اور فوت شدگان سے طلب شفاعت ان امور و اشکال سے نہیں، جن کا شارع علیہ السلام نے استثناء کیا ہے۔ لہذا اس کا ان سے ملانا جائز نہیں ہے۔

۱۵۔ نبی ﷺ کی وفات اور برزخی زندگی: اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی ﷺ وفات

پاجانے کے بعد برزخی زندگی میں زندہ ہیں، اور آپ ﷺ کی وہ زندگی شہداء کی برزخی زندگی سے زیادہ بہتر شکل کی ہے۔ لیکن وہ ایسی زندگی بہر حال نہیں ہے جیسی کہ وفات پانے سے پہلے کی تھی۔ اور نہ ہی وہ برزخی زندگی ایسی ہے۔ جیسی کہ قیامت کے دن ہوگی۔ بلکہ آپ ﷺ کی وہ زندگی ایسی ہے، کہ جسکی حقیقت اور کیفیت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی پہلے بھی گزرا ہے :

﴿مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّىٰ أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ﴾

(ابوداؤد، بسند حسن)

”کوئی بھی مسلمان جب مجھ پر درود و سلام پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھے واپس لوٹا دیتا ہے تاکہ میں اسکا جواب دے سکوں۔“

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ وفات پا چکے ہیں، اور اس میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ آپ ﷺ کی روح مبارک آپ ﷺ کے جسم اطہر سے نکل چکی ہے۔ البتہ سلام کا جواب دینے کے لئے آپ ﷺ کے جسدِ طاہر میں لوٹائی جاتی ہے اور نبی اکرم ﷺ کی وفات پر دلالت کرنے والی قرآن و سنت کی نصوص معلوم و معروف ہیں۔ اور یہ مسئلہ اہل عمل کے مابین متفق علیہ ہے۔ اور آپ ﷺ کا وفات پاجانا اس امر میں بھی مانع نہیں کہ آپ ﷺ برزخی زندگی میں زندہ ہیں، جس طرح کہ شہداء کی موت اس امر میں مانع نہیں ہوتی کہ وہ بھی برزخی زندگی میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ الہی میں مذکور ہے :

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا، بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾

(آل عمران: ۱۳۹)

”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل (شہید) ہوئے ہیں انہیں مردہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق دیئے جا رہے ہیں۔“

ہم نے نبی ﷺ سے شفاعت طلب کرنے، آپ ﷺ کے اس دنیا سے وفات پا کر رخصت ہو جانے، اور آپ ﷺ کی حیاتِ برزخیہ کے موضوع پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈال دی ہے۔ کیونکہ اسکی ضرورت یوں محسوس ہوئی کہ بعض لوگ ان مسائل میں بلاوجہ تشکیک اور شبہ اندازی کرتے ہیں اور پھر شرک کی طرف دعوت دیتے اور اللہ کے سوانفت شدگان (مردوں) کی عبادت پر لوگوں کو اکساتے پھرتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو مخالفِ شرع امور سے محفوظ رکھے۔ اور اللہ ہی سب سے زیادہ علم والا ہے۔

۱۶۔ قبر رسول ﷺ کے پاس آواز کو پست رکھنا : بعض لوگ نبی ﷺ کو قبر شریف

کے پاس اپنی آوازوں کو بلند کرتے اور وہاں طویل عرصہ کے لئے کھڑے رہتے ہیں۔ یہ فعل بھی خلافِ شرع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے افراد امتِ محمدیہ کو نبی ﷺ کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ کو بھی اسی طرح بلند آواز سے پکارنے سے منع فرمایا ہے، جس طرح کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلند آوازوں سے پکارتے ہیں اور انہیں بھی آپ ﷺ کے پاس اپنی آوازوں کو پست رکھنے کی ترغیب دلائی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ الہی ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَاتَّقُوا اللَّهَ، إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ، بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يَنْ يَغْضُونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ

لِلتَّقْوَى، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۱۰﴾ (الحجرات: ۱-۳)

”اے ایمان والو! نبی (ﷺ) کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند مت کرو، اور نہ ہی آپ (ﷺ) کو اس طرح بلند آواز سے پکارو، جس طرح کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یوں کرنے سے تمہارے سارے اعمال برباد ہو جائیں، اور تمہیں اس کا پتہ ہی نہ چلے۔ جو لوگ اللہ کے رسول (ﷺ) کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں، جن کے دلوں کا اللہ نے تقویٰ کے لئے امتحان لے لیا ہے۔ ان کے لئے مغفرت و بخشش اور اجر عظیم ہے۔“

نبی ﷺ کی قبر شریف کے پاس دیر تک کھڑے رہنا اور بار بار درود و سلام کے لئے آنا زہام و بھید، شور و غوغا اور آوازوں کو بلند کرنے کا سبب بنتا ہے اور یہ قرآن کریم کی مذکورہ محکم آیات کی رو سے مسلمانوں کے لئے شرعاً منع ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی زندہ ہوتے ہوئے بھی اور فوت ہو جانے کے بعد بھی انتہائی قابل احترام و اکرام ہے۔ لہذا کسی مومن کے لئے یہ رونا نہیں کہ وہ آپ ﷺ کی قبر شریف کے پاس آداب شرعیہ کی خلاف ورزی کرے۔

۱۷۔ قبر شریف کی طرف منہ کر کے دعاء کرنا: بعض لوگ نبی ﷺ کی قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر اور قبر شریف کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ سب بھی نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام اور پورے خلوص کے ساتھ انکی پیروی کرنے والے تابعین و سلف صالحین امت کے طریقہ کے خلاف اور سراسر نئی ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّينَ مِنْ بَعْدِي، تَمَسَّكُوا بِهَا

وَعَضُوا عَلَيْهَا بِاللَّوْاجِدِ وَإِبَائِكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ
بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ﴿﴾ (ابوداؤد نسائی - باسناد حسن)

”تم پر میری سنت اور میرے بعد میرے رشد و ہدایت یافتہ خلفاء کا طریقہ لازم ہے، اسے مضبوطی سے تھامے رہو، اور اپنے دانتوں میں دبائے رکھو، اور خبردار! نئے ایجاد شدہ امور سے بچنا، کیونکہ ہر نیا ایجاد شدہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“
ایسے ہی آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

﴿مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ﴾ (بخاری و مسلم)

”جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی، جس کا ہم نے حکم نہیں دیا، وہ مردود ہے۔“
جبکہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ارشاد رسالت مآب ﷺ کے یہ الفاظ بھی ہیں :

﴿مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ﴾

”جس نے کوئی ایسا کام کیا، جس کا ہم نے حکم نہیں دیا، اس کا وہ مردود و ناقبول ہے۔“

حضرت زین العابدین بن علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو نبی ﷺ کی قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر دعاء کرتے دیکھا، تو اسے ایسا کرنے سے منع کیا، اور فرمایا کہ میں تمہیں وہ حدیث نہ بتاؤں، جو میں نے اپنے والد حسین اور دادا علی عنہما کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے :

﴿لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عَيْدًا وَلَا بِيُوتِكُمْ قُبُورًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ تَسْلِيمَكُمْ يُلْغِي

أَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾ (الاحادیث المختارة للضیاء المقدسی)

”میری قبر کو میلہ و عید گاہ نہ بنا دینا، اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بنا لینا، مجھ پر درود بھیجو، تم

جہاں بھی ہو گے، تمہارا اسلام مجھے پہنچ جائے گا۔“

۱۸۔ ہاتھ باندھ کر سلام کرنا : بعض زائرین نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام پڑھتے وقت دونوں ہاتھوں کو سینے پر یا سینے سے نیچے باندھ لیتے ہیں، جیسا کہ نمازی بوقت قیام دونوں ہاتھ باندھتا ہے۔ یہ انداز نہ نبی اکرم ﷺ کو سلام کہتے وقت جائز ہے اور نہ ہی یہ عام بادشاہوں، حکام و امراء اور قائدین وغیرہ کو سلام کہتے وقت روا ہے۔ کیونکہ یہ انداز عاجزی و انکساری، خشوع و خضوع اور عبادت کا انداز ہے۔ یہ اللہ کے سوا کسی کے لئے اختیار کرنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں علماء امت سے نقل کیا ہے۔ اور معمولی سا غور و فکر کرنے والے کے لئے بھی یہ امر بڑا روشن و واضح ہے۔ کیونکہ انکا ہدف تو صرف سلف صالحین امت کے طریقہ کی پیروی ہے۔

اب رہا معاملہ ان لوگوں کا، جن پر مذہبی و مسلکی تعصب، اتباع ہو اور اندھی تقلید غالب آچکی ہے، اور وہ سلف صالحین کے طریقہ کو اپنانے کی دعوت دینے والوں کے بارے میں بدظنی میں مبتلا ہیں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں کہ ان سے وہی سمجھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور انہیں راہ ہدایت عطا فرمائے، اور اس بات کی توفیق سے نوازے کہ ہم سب حق کو ہر دوسری چیز پر ترجیح دیں اور وہی بہترین ذات والہ صفات ایسی ہے کہ جس سے ہر مطالبہ اور ہر سوال کیا جاسکتا ہے۔

۱۹۔ استقبال قبر شریف : کچھ لوگ دور کھڑے ہی نبی اکرم ﷺ کی قبر شریف کی طرف رخ (استقبال قبر شریف) کر لیتے ہیں، اور صلاۃ و سلام پڑھنے اور دعاء کرنے کے لئے ہونٹ ہلانے لگتے ہیں۔ یہ بھی پہلے ذکر کردہ امور کی طرح ہی نئی ایجاد و بدعت ہے۔ اور کسی مسلمان

کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے دین میں کوئی نئی چیز یا نفل ایجاد کرے جس کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں فرمایا، اور نہ ہی اذن و اجازت بخشی ہے۔ ایسا کرنے سے وہ شخص اللہ و رسول ﷺ سے محبت اور صدق و صفاء کی بجائے جو رجس و جفا کا ارتکاب کرنے والوں کے زیادہ قریب ہوگا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اس فعل اور ایسے ہی دیگر افعال پر نکیر کی ہے اور فرمایا ہے:

((لَنْ يُصْلِحَ آخِرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا مَا أَصْلَحَ أَوْلَهَا)) ”اس امت کے آخری حصہ کی اصلاح بھی اس چیز میں ہے۔ جس میں اسکے پہلے حصہ کی اصلاح تھی۔“

یہ بات معروف و معلوم ہے کہ اس امت کے پہلے حصہ کی جس چیز نے اصلاح کی تھی، وہ نبی اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت پر عمل تھا، یا آپ ﷺ کے محبوب صحابہ اور خلوص و وفاء کے ساتھ انکی پیروی کرنے والے لوگوں کے منہج پر چلنا تھا۔ اور اس امت کے آخری حصے کی اصلاح بھی صرف انہی کے ساتھ تمسک رکھنے اور انہی کے منہج و طریقہ پر چلنے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان سب اعمال کے بجالانے کی توفیق عطا فرمائے جن میں انکی نجات و سعادت اور دنیا و آخرت کی عزت ہے۔ وہ بڑا سخی اور کرم کرنے والا ہے۔

ایک اہم تنبیہ

زیارت قبر شریف کی شرعی حیثیت : نبی اکرم ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کرنا نہ واجبات حج میں سے ہے اور نہ ہی قبولیت حج کی شرائط میں سے، جیسا کہ بعض لوگ گمان کرتے اور باور کرواتے پھرتے ہیں۔ بلکہ جو شخص مسجد نبوی کی زیارت کے لئے آئے، یا قریب ہی کا رہنے والا ہو، اسکے لئے یہ زیارت قبر شریف مستحب ہے۔

زیارت کے لئے ہدِ رحال : البتہ وہ شخص جو مدینہ منورہ سے دور رہنے والا ہے، اسکے لئے جائز نہیں کہ وہ محض قبر شریف کی زیارت کی نیت سے ارادہ لے کر سفر پر روانہ ہو۔ زائرین میں سے کوئی شخص جب مسجد نبوی میں پہنچ جائے تو آپ ﷺ کی قبر شریف اور آپ ﷺ کے دونوں خلفاء (رضی اللہ عنہما) کی قبروں کی بھی زیارت کر لے۔ اس طرح نبی ﷺ کی قبر شریف اور آپ ﷺ کے دونوں خلفاء (حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی قبروں کی زیارت، مسجد نبوی کی زیارت کے تابع ہو جائے گی۔ اور یہ اس لئے ضروری ہے، کیونکہ صحیحین میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

﴿ لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا
وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى ﴾ (صحیح بخاری و مسلم)

”تین مساجد کے سوا رختِ سفر باندھنا جائز نہیں ہے، مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔“
اگر آپ ﷺ کی قبر شریف یا کسی دوسرے کی قبر کی طرف (ثواب کی نیت سے) رختِ سفر باندھنا جائز ہوتا، تو آپ ﷺ اپنی امت کو بتا جاتے اور اسکی فضیلت بیان کر جاتے۔ کیونکہ آپ ﷺ لوگوں کے سب سے زیادہ خیر خواہ، اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے تبلیغ رسالت اور دعوتِ دین میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آپ ﷺ نے ہر بھلائی کی خبر اپنی امت کو دی، اور ہر برائی و شر سے خبردار کر دیا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے تین مساجد کے علاوہ کسی جگہ کی طرف (بہ نیتِ ثواب) سفر اختیار کرنے سے بھی امت کو منع فرما دیا ہوا ہے۔ اور فرمایا ہے :

﴿ لَا تَخْذُوا قَبْرِي عِيداً وَلَا بَيْتَكُمْ قُبُوراً، وَصَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَوَاتِكُمْ تَبْلُغُنِي ﴾

حَيْثُ كُنْتُمْ ﴿ (الاحادیث المختارة للفضياء القدری)

” میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنا دو اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بنا لو۔ مجھ پر درود و سلام پڑھو، تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا، تم چاہے جہاں بھی ہو۔“

نبی اکرم ﷺ کی قبر شریف کی طرف رختِ سفر باندھ کر نکلنے (خروجِ رحال) کو مشروع ماننے کی صورت میں چونکہ نبی ﷺ کی قبر شریف کو میلہ و عید گاہ بنانا اور اس فعل میں واقع ہونا لازم آتا ہے، جو کہ ممنوع اور ان افعال میں سے ہے، جن کے واقع ہونے سے نبی ﷺ ڈرتے تھے۔ جیسے آپ ﷺ کی ذات کے بارے میں غلو کرنا، اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے مقام سے بڑھا چڑھا دینا وغیرہ بھی ہیں، جیسا کہ واقعی آجکل بکثرت لوگ ان ممنوع افعال کے ارتکاب میں مبتلا ہیں۔ اور اس کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ اس غلط عقیدہ کا شکار ہو چکے ہیں کہ نبی ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کی نیت سے سفر اختیار کرنا مشروع ہے۔

ضعیف روایات: وہ روایات جو اسکی مشروعیت کے دلائل کے طور پر بیان کی جاتی ہیں، وہ ساری کی ساری ضعیف الاسناد بلکہ موضوع و من گھڑت ہیں۔ جیسا کہ انکے ضعف و کمزوری کی پرکبار محدثین اکرام مثلاً امام دارقطنی و بیہقی اور حافظ ابن حجر رحمہم اللہ نے متنبہ کیا ہے۔ لہذا یہ ہر گز جائز نہیں کہ ان ضعیف و موضوع اور من گھڑت روایات کو ان صحیح احادیث سے متعارض بنایا جائے، جن میں تین مساجد کے سوا کسی طرف رختِ سفر باندھنے کے ناجائز و حرام ہونے کے دلائل موجود ہیں۔

قارئین کرام: ان ضعیف و موضوع اور من گھڑت احادیث و روایات میں سے چند روایات آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، تاکہ آپ کو ان کا پتہ چل جائے اور ان سے دھوکا کھانے

سے بیچ سکیں۔

i- مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي
جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم (جو روحنا) کیا۔

ii- مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَمَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي.
جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی، اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔

iii- مَنْ زَارَنِي وَزَارَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فِي عَامٍ وَاحِدٍ ، ضَمَنْتُ لَهُ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ
جس نے میری اور میرے باپ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی ایک ہی سال میں زیارت کی، میں اسے اللہ سے جنت کے حصول کی ضمانت دیتا ہوں۔

iv- مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي
جس نے میری قبر کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

یہ اور ایسی یہ دیگر روایات میں سے کوئی ایک بھی، نبی اکرم ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ہرگز ثابت نہیں ہے۔

چند محققین و محدثین کی آرا و اقوال: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”التخليص الحبير“ میں اکثر ایسی ہی روایات کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:

طُرُقُ هَذَا الْحَدِيثِ كُلِّهَا ضَعِيفَةٌ . اس حدیث کے تمام طرق و اسناد ضعیف و کمزور ہیں۔

جبکہ حافظ عقیلی نے کہا ہے۔

لَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ . اس موضوع کی کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے۔

اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ اس سلسلہ کی تمام روایات موضوع و من گھڑت ہیں۔ حصول علم، یادداشت اور اطلاع کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

لمحہ فکر یہ: ان مشارالیه روایات میں سے اگر کچھ بھی ثابت ہوتا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر عمل کرنے میں سب سے پیش پیش ہوتے، اور وہ لوگوں کو اسکی اطلاع دیتے، اور انھیں اس پر عمل کرنے کی دعوت دینے میں گونے سبقت لے گئے ہوتے۔ کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے بہترین لوگ، حدود اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والے، اللہ نے بندوں کے لئے کیا مشروع فرمایا ہے؟ اسکو سب سے زیادہ سمجھنے والے اور اللہ تعالیٰ اور اسکی مخلوق کے سب سے زیادہ خیر خواہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی تھے۔ جب ان سے اس سلسلہ میں کچھ بھی منقول نہیں ہے، تو یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ یہ (قبر رسول ﷺ کیلئے سفر و شد رحال) جائز و مشروع نہیں ہے۔ اور اگر ایسی روایات میں سے کوئی چیز ثابت بھی ہو، تو اسے اس جائز و شرعی زیارت پر محمول کرنا واجب ہے، جس میں صرف قبر شریف کی زیارت کے لئے رختِ سفر باندھنا نہیں آتا، تا کہ ہر دو طرح کی احادیث و روایات میں جمع و تطبیق اور مطابقت و موافقت ہو جائے۔

اور سب سے زیادہ علم والا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے۔

زیارتِ مسجدِ قباء اور اسکے آداب

زائرینِ مدینہ منورہ کے لئے یہ مستحب ہے کہ وہ مسجدِ قباء کی زیارت کریں اور اسمیں نماز پڑھیں۔ کیونکہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

﴿كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَزُورُ مَسْجِدَ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَا شَيْءٌ، وَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ﴾
(صحیح بخاری و مسلم)

”نبی اکرم ﷺ سوار ہو کر یا پیدل جا کر مسجد قباء کی زیارت فرمایا کرتے تھے، اور اس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔“

جبکہ حضرت سہل بن حذیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ، كَأَجْرِ عُمْرَةٍ﴾ (نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد، اس حدیث کے شواہد بھی ہیں جنکی بناء پر یہ صحیح ہے، ان شواہد، حج و عمرہ، زیارت اور قربانی کے مسائل کی تحقیق و تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب ”سوائے حرم“ تالیف محمد منیر قمر)۔

”جو شخص گھر سے وضوء کر کے آئے اور مسجد قباء میں (دو رکعتیں) نماز پڑھے، اسے ایک مرتبہ عمرہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔“

قبورِ بقیع، قبورِ شہداء اور قبرِ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کی زیارت

زارین مدینہ منورہ کے لئے مسنون ہے کہ وہ قبرستان مدینہ منورہ بقیع الغرقد، قبورِ شہداء کرام اور قبر سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کر لیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ انکی قبور کی زیارت کیا کرتے تھے اور انکے لئے دعاء فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿زُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُدْجِرُكُمْ الْآخِرَةَ﴾ (صحیح مسلم)

”قبروں کی زیارت کر لیا کرو، یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔“

دعاء زیارت قبور: نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کو یہ تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ جب قبرستان کی زیارت کرو، تو یہ دعا کیا کرو:

﴿السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنشَاءَ اللَّهِ بِكُمْ لَاحِقُونَ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ﴾ (صحیح مسلم، عن سلیمان بن بريدہ عن ابیہ)

”اے شہر خاموشاں کے مکین مومن اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو اور جب اللہ نے چاہا، ہم بھی تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت و خیریت کی دعا کرتے ہیں۔“

جبکہ سنن ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان کے پاس سے گزرے، تو قبروں کی طرف رخ مبارک کر کے آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

﴿السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ، يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفْنَا وَنَحْنُ بِالْآثِرِ﴾ (سنن ترمذی، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

”اے ان قبروں والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری تمہاری مغفرت فرمائے، تم سے پہلے گزر گئے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے ہی آنے والے ہیں۔“

شرعی زیارت قبور اور اسکے شرعی مقاصد: ان مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ قبروں کی شرعی زیارت کے مقاصد میں سے ایک تو یہ ہے کہ انھیں دیکھ کر ذکرِ موت اور فکرِ آخرت حاصل ہو، دوسرے ان مقابر میں مدفون فوت شدگان پر یہ احسان کیا جائے کہ ان کے لئے مغفرت و عافیت اور رحمت و جنت کی دعائیں کی جائیں۔

زیارتِ بدعیہ و شرکیہ : لیکن اگر ان مقاصد کی بجائے قبروں کی زیارت اس نیت سے کی جائے کہ ان کے پاس کھڑے ہو کر انھیں پکاریں گے، ان قبروں کے پاس بیٹھیں گے، ان قبروں والوں سے قضاء حاجت کی التجا کریں گے، بیماروں کیلئے اہل قبور سے شفاء طلب کریں گے، یا ان کی طفیل یا ان کے مقام و مرتبہ اور جاہ و منزلت کے واسطے یا وسیلے سے اللہ سے مانگیں گے، تو ان مقاصد کیلئے کی گئی زیارت، زیارتِ بدعیہ اور انتہائی ناجائز و منکر فعل ہے، جسے نہ اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے، نہ اس کے رسول ﷺ نے اسکی اجازت دی ہے۔ اور نہ سلف صالحین امتِ رضی اللہ عنہم ان مقاصد کے لئے قبروں کی زیارت کیا کرتے تھے۔ بلکہ یہ تو وہ ناجائز باتیں ہیں، جن سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ زُورُوا الْقُبُورَ وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا ﴾ (موطامالک، مسند احمد، سنن نسائی)

”قبروں کی زیارت کرو، مگر حرام و ناجائز باتیں نہ کیا کرو۔“

مقاصدِ بدعیہ : اوپر ذکر کئے گئے جملہ امور میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے، جو بدعات کے دائرے سے نکلتا ہو، لیکن ان کی قباحت کے درجے مختلف ہیں۔ ان میں سے بعض افعال بدعت تو ہیں لیکن شرک نہیں ہیں، جیسے قبروں کے پاس کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارنا، اُس قبر والے کے حق اور جاہ و منزلت کے واسطے یا وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی طلب و سوال کرنا اور ایسے ہی بعض دیگر امور بھی ہیں۔

مقاصدِ شرکیہ : مذکورۃ الصدر افعال میں سے بعض تو صرف شرک ہی نہیں بلکہ شرک اکبر ہیں، جیسے قبر میں مدفون فوت شدہ شخص کو پکارنا، اس سے حاجت روائی و مشکل کشائی کا سوال و مطالبہ کرنا وغیرہ کہ جن کا سابقہ سطور میں قدرے تفصیل سے ذکر کر گیا ہے۔

لہذا ان سب افعال کے بارے میں احتیاط کریں اور ان سے بچتے رہیں، اور اپنے پروردگار سے توفیق خیر، جادہ حق اور راہ ہدایت کی دعائیں کرتے رہا کریں، کیونکہ خیر کی توفیق دینے اور سیدھی راہ کی ہدایت دینے والا صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے، نہ اسکے سوا کوئی معبود برحق ہے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی پروردگار ہے۔

اس موضوع کے بارے میں ہم جو باتیں املاء کروانا چاہتے تھے وہ یہاں پر ختم ہوئیں۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوْلَىٰ وَآخِرًا

وَصَلَّى اللَّهُ وَسَلَّم عَلَى عَبْدِهِ وَرَسُولِهِ وَخَيْرَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

☆☆☆☆☆☆☆☆

سماحة الشيخ العلامة عبدالعزيز بن عبد الله بن باز رحمہ اللہ

تالیف:

سابق رئیس هیئۃ کبار العلماء و مفتی اعظم (سعودی عرب)

ابوعبدنان محمد منیر قمر

ترجمہ:

ترجمان سپریم کورٹ الخبر

وداعیہ متعاون مراکز الدعوة والارشاد

(الدمام - الخبر - الظهران)

تراجم و تصانیف محمد منیر قمر

تاریخ طباعت	شائع کردہ	نام کتاب
1396ھ 1976ء	بزم الہلال، جامعہ سلفیہ فیصل آباد	1 آئینہ نبوت (سیرت النبی ﷺ ایک اچھوتے انداز میں)
1396ھ 1976ء	بزم الہلال، طبع اول	2 رمضان المبارک۔
1422ھ 2001ء	مکتبہ کتاب و سنت، طبع دوم	(روحانی تربیت کا مہینہ)
1400ھ 1981ء	الحاج علی محمد سعید الباقرین، شاہجہ	3 کشف الشبہات (توحید)
1401ھ 1981ء	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شاہجہ	4 مسنون ذکر الہی (مختصر)
1981ء	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شاہجہ	5 مناسک الحج والعمرة
1981ء	شیخ محمد صالح کندی، شاہجہ	6 درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت
	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	7 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)
1401ھ 1981ء	مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ ابرڈین یونیورسٹی	8 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)
1401ھ 1981ء	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	9 انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریر
1402ھ 1982ء	ادارۃ الاسلامیہ۔ فیصل آباد	10 دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف
1401ھ 1982ء	الإدارة الإسلامية۔ فیصل آباد	11 وجوب عمل بالنساء اور کفر منکر
1403ھ 1983ء	الإدارة الإسلامية۔ فیصل آباد	12 تین اہم اصول دین اور شروط الصلوٰۃ
1985ء	دارالافتاء۔ الریاض طبع اول	13 تین اہم اصول دین
1413ھ	المکتب التعاونی بالبدایہ وغیرہ	۲۰۰۰ء تک (چھ ایڈیشن)
1411ھ 1991ء	رونی چیولرز۔ دہلی	14 قبولیت عمل کی شرائط (طبع اول)
1412ھ 1992ء	المہتاب انٹرنیشنل۔ قطر	(طبع دوم)
1421ھ 2001ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمبر، سیالکوٹ	(طبع سوم)

تاریخ طبع	شایع کردہ	نام کتاب
1981ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	15 مسنون ذکر الہی (مفصل) طبع اول
1994ء	” ”	طبع دوم
2001ء	” ”	طبع سوم
1992ء	مکتبہ ابن تیمیہ - قطر	16 سیرت امام الانبیاء (طبع اول)
1993ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	17 شراب اور دیگر منشیات (طبع اول)
1989ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	18 سوئے حرم (حج و عمرہ) طبع اول
1995ء	” ”	طبع دوم
1990ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	19 فقہ الصلوٰۃ (جلد اول) طبع اول
1414ھ 1999ء	مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ، سیالکوٹ	20 فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)
	نور اسلام اکیڈمی - لاہور	21 فقہ الصلوٰۃ (جلد سوم) زیر کتابت
	زیر ترتیب	22 فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)
1421ھ 2000ء	زیر کتابت	23 رمضان المبارک و احکام روزہ
	”	24 احکام زکوٰۃ و صدقات
1421ھ 2000ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	25 جہاد اسلامی کی حقیقت
1421ھ 2001ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	26 سود و رشوت
1421ھ 2001ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	27 زنا کاری و فحاشی
	تیار برائے طباعت	28 چند اختلافی مسائل میں راہ اعتدال
	تیار برائے طباعت	29 مقالات قمر
1421ھ 2000ء	”	30 گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول -
	تیار برائے طباعت	31 پچاس سوال و فتاویٰ احکام حیض کے بارے
	تیار برائے طباعت	32 محرمات (حرام امور)
	تیار برائے طباعت	33 ممنوعات (ناجائز امور)

تاریخ طبع	شایع کردہ	نام کتاب
1421ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	34 لوط وانلام بازی
1421ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	35 انسداد زنا و لواط کیلئے اسلام کی تدابیر
تیار برائے طبع	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	36 سورۃ فاتحہ فضیلت و مقتدی کے لئے حکم
1421ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	37 آمین - معنی و مفہوم، مقتدی کے لئے حکم
تیار برائے طبع	”	38 رفع الیدین، جائنن کے دلائل کا جائزہ
1422ھ 2001ء	نور اسلام اکیڈمی - لاہور	39 درود شریف - فضائل و احکام
1420ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	40 ظہور امام مہدی، (طبع اول)
تیار برائے طبع		41 مسائل قربانی و عیدین
	زیر کتابت	42 الامام العلامہ ابن باز
	زیر کتابت	43 الامام الحدیث الالبانی
1421ھ 2000ء	علی فؤاد پبلشرز لاہور، توحید پبلیکیشنز، بنگلور	44 نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع وترو تہجد
2000ھ 1421ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	45 فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور ضرورت جہاد
1422ھ 2001ء	”	46 اسیران جہاد اور مسئلہ غلامی
	مسودہ تیار برائے طبع	47 جمع مبارک - فضائل و مسائل
	مسودہ تیار برائے طبع	48 نماز باجماعت کا حکم
	مسودہ تیار برائے طبع	49 مباحات و مکروہات و مفسدت نماز
	مسودہ تیار برائے طبع	50 تفسیر سورۃ الحجرات
	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	51 تمباکو نوشی
1421ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	52 دخولِ جنت کے تین اسباب
1421ھ 2001ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	53 انسانی جان کی قدر و قیمت اور فلسفہ جہاد
	مسودہ تیار برائے طبع	54 مسائل و احکام طہارت (مفصل)

تاریخِ طباعت

شایع کردہ

نام کتاب

- 55 قبروں پر مساجد یا مساجد میں قبریں اور مسودہ تیار برائے طباعت
مقاماتِ نماز
- 56 مسائل و احکام مساجد مسودہ تیار، برائے طباعت
- 57 نماز کیلئے مرد و زن کا لباس مسودہ تیار، برائے طباعت
- 58 وجوب نقاب (چہرہ کا پردہ) مسودہ تیار، برائے طباعت
- 59 اوقاتِ نماز مسودہ تیار، برائے طباعت
- 60 مسائل و احکام آذان و اقامت مسودہ تیار، برائے طباعت
- 61 مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل و وضوء مسودہ تیار، برائے طباعت
- 62 ننگے سر نماز مسودہ تیار، برائے طباعت
- 63 نماز میں عدم پابندی اور تارک نماز کا حکم مسودہ تیار، برائے طباعت
- 64 غیر مسلموں سے تعلقات اور انکے جھوٹے کھانے پانی کا حکم۔ مسودہ تیار، برائے طباعت
- 65 آدابِ دعا (مقامات، اوقات وغیرہ) مسودہ تیار، برائے طباعت
- 66 حجِ مسنون (شارحِ ٹیلیویشن سے نشر کردہ پروگرام) مسودہ تیار، برائے طباعت
- 67 مسائل و احکام لباس و پردہ مسودہ تیار، برائے طباعت
- 68 زیارتِ مدینہ منورہ (آداب و احکام) مسودہ تیار، برائے طباعت
- 69 مختصر مسائل و احکام طہارت و نماز مسودہ تیار، برائے طباعت
- 70 عیدِ میلاد النبی ﷺ صحیح تاریخ و ولادت مصطفیٰ، جشنِ میلاد و وفات پر مسودہ تیار، برائے طباعت
- 71 رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت مسودہ تیار، برائے طباعت
- 72 خطباتِ مسجدِ بنوی ﷺ ” ”
- 73 خطباتِ مسجدِ حرام ” ”